بلوچی زبان میں سیرت نگاری کی روایت

ڈاکٹر رحمO بخش مہر[1]

ثریا بانو[2]

نسرین گل[3]

Abstract

We never ignore the significance of Seerat (سیرت) in Balochi culture and tradition. The religious ethos of Baloch is based on Islam, and it has been entertained by Balochi culture. Because we find Baloch cultural sources are as closed with Islam.

In this paper I will focus on the significance of Seerat in Balochi literature. I found the actual demand of Seerat in a certain historical epoch when it not only fulfilled a historical demand but also it had sustained religious ethos against a

1. اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ بلوچی، جامعہ بلوچستان
2. اسسٹنٹ پروفیسر، مطالعہ پاکستان، جامعہ بلوچستان
3. اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ بلوچی، جامعہ بلوچستان

reaction opposite religious preaching which tried to established machinery school of thought in Balochistan.

I will discuss the essential role Makhtaba-i-Durkhani that played a vital role to react against the opponents and it found Seerat Negari a basic source to eliminate alienated preaching.

I will also discuss the role of Balochi literature that makes religious ethossustained through the Seerat Negari.

بلوچی ہزاروں سالوں پر محط وہ زبان ہے جسے تحریری صورت انسویں صدی کی نصف دہائی مں اس وقت ملی جب عسائی مشنری کی عسائیت کی تبلغن کے رد عمل ںں ٹ ڈھاڈر کے مقام پر مکتبہ درخانی کی بنا زد 1883ء مں رکھی گئی۔ اس مدرسے کے منتظم اعلیٰ جناب مولانا محمد فاضل درخانی تھے۔ جن کا بناا دی مقصد بلوچستان مں ءشرک وبدعت اور عسائی مشنری کی تبلغی عسائیت کے خلاف دینی جہاد تھا۔ مکتبہ درخانی کے بانی حضرت مولانا محمد فاضل درخانی نے نہ صرف بلوچستان ںں ب رہنے والے براہوئی اور بلوچوں کی دینی ضروریات کی تکملی کلئے مدرسہ کی بنا ادرکھی بلکہ ان پڑھ، قلم اور کتاب سے نا آشنا عوام الناس کی دینی اور اخلاقی رہنمائی کی غرض سے مدرسہ درخانی کے ساتھ ساتھ مکتبہ

درخانی کا قارم عمل.ں رلا یا۔ جس.ں رموجود اساتذہ کرام اور طلباء نے مولانا مولانا محمد فاضل کی انتھک جدوجہد کی بدولت بے شمار تصانف نظم ونثر کی صورت.ں لا کر بلوچستان کے کونے کونے تک پہنچانے کا فریضہ ادا کر کے بے نظرا کردار ادا کئے۔(1)

بلوچستان مں عسائیت کی تبلغا اور انجل مقدس کے تراجم کے حوالے سے ڈاکٹر عبدالرحمن براہوئی لکھتے ہں نہ

"انگریزوں نے ریاست قلات قبضہ کے بعد براہوئی لوگوں کے دل دماغ پر بھی قبضہ جمایا۔ عام لوگوں کو عسائی بنانے کے لئے حلہ وسلہ کا آغاز کردیا۔ حتیٰ کہ انجیل یوحنا کا براہوئی ترجمہ ہوا تو مکتبہ درخانی نے اپنی ایمانی قوت کے مطابق عسائیت کا راستہ روکا۔ مکتبہ درخانی سے وابستہ علماء حق نے ہر طرح سے ان کا مقابلہ کاا۔"(2)

مکتبہ درخانی کی طرف سے جہاں دیگر مذہبی موضوعات پر سنکڑحوں کتابں اشائع ہوئی وہی اس ادارے کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ قرآن مجدم کے بلوچی اور براہوئی زبان کے پہلے تراجم اسی مکتبہ سے تعلق رکھنے والے علماء نے کئے ہں۔ قرآن مجدگا بلوچی ترجمہ مولانا حضور بخش جتوئی نے اور براہوئی ترجمہ مولانا محمد عمر دینپوری نے کاا۔ قرآن مجدم کے بلوچی اور براہوئی.ں ت پہلے تراجم کے حوالے سے ڈاکٹر انعام الحق کوثر لکھتے ہں م

"آپ (مولانا محمد عمر دینپوری) کا سب سے بڑا کارنامہ قرآن مجدد کا براہوئی زبان ملںے ترجمہ ہے۔ اس وقت یورپی مشنری بلوچستان.ں اپوری جانفشانی سے

تبلغ ،ں لی لگی ہوئی تھی۔ انہوں نے 1907 ،ں را نجلش کا براہوئی ترجمہ شائع
کر دیا تھا۔ مولانا محمد عمر دینپوری کا قرآن مجد کا ترجمہ 1914 بمطابق ۱۳۳۴ھ
،ں مد چھپ کر براہو ں کے لئے ڈھال کی حثیت اختا ر کر گاح۔ مولانا حضور بخش
جتوئی نے قرآن مجد کا صاف وشستہ ترجمہ بلوچی زبان مں کا س۔(3)

اس مدرسے کے قام سے لکر 1948 تک قریباً ایک سو بسا طلباء فارغ ہوئے جو بلوچستان کے کھونے کھونے تک دین اسلام کی تبلغ اور مزہب سے بھٹکے ہوئے بگاونہ لوگوں کی اصلاح اوراخلاقی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے نکل پڑے۔ ان علماء کرام نے جہاں ا یک طرف درس وتدریس و تبلغھ کے ذریعے دین اسلام کو پھلاو یا وہی دوسری طرف مذہبی موضوعات پر مشتمل د یین کتب کی بلوچی اور براہوئی زبان مں تراجم بھی کرتے رہے، ساتھ ہی مختلف موضوعات پر طبع زاد کتب کی تدوین وتحریر کا کام بھی سر انجام دیا۔

مکتبہ درخانی کے شائع شدہ کتب کی تعداد کے حوالے سے مختلف آراء پائے جاتے ہں۔ بلوچی اور براہوئی زبان کے نامور مورخ ڈاکٹر عبدالرحمان براہوئی ان کی تعداد ہزار کے قر یب بتاتے ہں۔ جبکہ کامل القادر ی کی تحقق کے مطابق اس ادارے نے براہوئی مں ۳۱۳، بلوچی ،ں ۲۱۵ کتابیں چھاپی ہں م۔ ڈاکٹر عبدالرزاق صابر ان سے جداگانہ رائے کا اظہار کرتے ہں، ان کے مطابق مکتبہ درخانی کی تصانف کی تعداد ۲۸۰ ہں ظ۔ جن ،ں ک براہوئی کی ۱۲، بلوچی کی ۹۱، اردو کی پانچ، فارسی کی بھی پانچ، عربی کی دس اور سندھی کی دو کتب شامل ہں ۳(4)

بلوچی کی بشتر تصانفا مولو ی حضور بخش جتوئی کی کاوشوں کا نتجہت ہں ت۔ قرآن مجدق کو بلوچی زبان ،ں ا پہلی بار منتقل کرنے کا سہرا بھی انہی کے سر جاتا ہے۔ مولو ی موصوف نے مشہور درسی

کتاب قدوری کا عربی سے بلوچی مں ترجمہ کای۔ شمائل شریف جو عربی ںیں ہے اس کا بلوچی مںی منظوم ترجمہ کار۔ اسی طرح خاصہ کدی انی، منیۃ المعلی، روضۃ الاحباب اور حکا یت الصاد قنو جو عربی زبان کی مستند درسی کتب ہںی، مولانا موصوف نے انہںی بلوچی ںم ترجمہ کا ، حکایت عجیبہا، خاک سار ی فریب، ہدایت ابدی اور اصول الصلاۃ آپ کی منظوم تصانفم ںاسے ہںت۔(5)

مولانا حضور بخش جتوئی وہ پہلے صاحب ا یمان شخص ہںو جنہںی بلوچی زبان کی تار یخ مںی ی اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے جہاں قرآن مجدو کو پہلی بار بلوچی زبان مں منتقل کا، وہی بلوچی زبان ںزسرتی نگاری کی روایت بھی انہںی کی ذات سے منسلک ہے۔ وہ پہلے شخص ہںج جنہوں نے بلوچی زبان ںاسرورِ کونا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سراتِ مبارکہ کو بلوچی زبان ںج پش کال۔ ان کی مشہور تصنفی "معجزاتِ محمدیہ کامل" ۱۳۳۰ھ مں شان سٹمج پریس ہند لاہور سے چھپ کر مکتبہ درخانی ڈھاڈر سے شائع کی گئی۔ یہ کتاب حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مشہور معجزات سے متعلق ہے۔ اسّی صفحات پر مشتمل اس کتب ںج شق القمر، حضرت جابر کے بچوں کا زندہ ہونا، دودھ کے پا لے ںت برکت، درختوں کا چلنا، پہاڑ کا اُبلنا، انگشت مبارک سے پانی کا جاری ہونا اور دیگر معجزات کو انتہائی موثر انداز ںش ںاکاہ گان ہے(6)

انسویںی صدی مں بلوچی زبان ںر تخلقا ہونے والی شاعر ی کو "مُلّائی عہد" کے نام سے منسوب کای گا) ہے۔ بشتر شعرائے کرام پڑھے لکھے یین مُلا' کہلاتے تھے۔ اس زمانے ںت برصغر پاک وہند کے ساتھ ساتھ بلوچستان ںر بھی فارسی زبان سرکاری سطح پر رائج تھی۔ درسی زبان فارسی وعربی ہونے کے سبب بشتر علماء وشعرائے کرام فارسی زبان اور اس کی مذہبی وادبی شعر ی روایت سے بھی آشنا تھے۔ انہی اسباب کے بنا پر ملائی عہد کی شاعر ی تمام تر فارسی شعری روایت کے

زیر اثر تھی۔ بلوچی .ں ہہ عربی زبان کی لفظای ت فارسی ہی کے وسلے چ رائج ہوئے۔ مذہبی شاعری کی روایت اسی زمانے .ں ہی پروان چڑھی۔ ملائی عہد کی بلوچشاعر ی .ں را ک خاص ملاا نہ ملتاہے کہ مذہبی موضوعات کے ساتھ ساتھ دوسرے موضوعات .ں س کہے شعروں کی ابتدا .ں ک حمیہ، نعتیہ، آلِ بتا ، منقبت، خلفائے راشد ین، اولاشءاللہ اور بزرگانِ د ین کی ثناخوانی جاتی تھی۔ اسلامی واقعات اور داستاں ض، حضورﷺ کی سرچت و کردار، داستانِ امر گ حمزہؓ، جنگ نامہ حضرت علیؓ اور دیگر روایتوں سے فارسی کی توسط سے جب بلوچ شعراء آگاہ ہوئے تو انہی موضوعات .ں ر شعر کہنے کے تجربات کئے گئے۔ بشتر ملا شعراء نے حضور ﷺ کی سر ت اور ان کی ذات سے جڑ ی دیگر واقعات کو منظوم صورت مں باان کاو ہے۔ یہاں ملا فاضلؒ کی واقعہ معراج کے پس منظر .ں گ کہی ہوئی نظم کے چند شعر اقتباس کے طور پر پیش خدمت ہے۔

آن الف ءَ گشت گوں جماءَ تو بر و می ءَ باا ر

دوست ءُ عازیزءُ حبیت ءَ پر منی دیم ءَ بدار

تحفہ ءُ وشلیء سلاماں من دیان ئے بے شمار

یک دمان ءَ حکم ءِ اللہ بوتگ ات جبریلؑ تائی

برتگ ات جبریل امنلءَ سدءِ عالی تبار

ہپت آزمان ءَ سفر کت قاب قوسنب کت قرار

تاں رس ات سردار عالم ماں درءِ پروردگار

تحفہ ءُ وش انعام بازئے داتگ بے شمار

اتنگ ات ماں سرز منع ءَ مکّہ ءِ پاکں رڈ گار

شپ ہمایں مں قرار یں گوستگ ات سی سال بہ وار

بی بیءَ معلوم نبوتگ رفتگ معراج تاجدار
بخشش ئے آرتگ پہ دوستاں پتفاقوں ن چلیار (7)

ترجمہ:

الف نے کہا جمپ سے
تو جاکے مج کو لے آ
مرفے حبب دوست کو مرعے روبرو لے آ
دوں گا اسے تحفہ واکرام بے شمار
اسی لمحے خدا کے حکم پر ہوا جبریلؑ حاضر
جبریلؑ کے ہمسفر تھے سدِ عالی تبار
سات آسمان ے گزاری قاب قوسنؑ تھا مقام
جا پہنچے سردارِ عالم درِ پروردگار
تحفہ واکرام ساتھ لائے بے شمار
آن پہنچے مکہ کی پاک زمنت پر
رات وہی تھی
وقت گزرا تسک سال
خبر ہوئی بی بی کو نہ معراج کی
دوستوں اور چار کے لئے
بخششوں ن ساتھ لائے اپنے بے شمار۔

ملافاضل سے پہلے ہی مذہبی موضوعات .ر ج شعر کہنے کی روا یت موجود ہے۔اک عام ملافلن شعر کی ابتد مں حمد یہ، نعتہں اور منقبت کہنے کی رواج عام تھی۔ نعتہاشاعر ی حضورؐ کی صفت و ثنا کے ساتھ انکی سرات اور کردار کا مکمل احاطہ کرتی ہے۔ بلوچی زبان وادب کی جد ید تاریخ انسن سو پچاس کی دہائی .ں ہ اپنی تمام تر آب وتاب فکر ی اُمنگوں اور جزبوں کے ساتھ سامنے آتی ہے۔ بلوچی زبان کا پہلا ماہنامہ 'اومان' کے نام سے فروری 1951 .ں ر کراچی سے مولوی خرس محمد ندوی کی سربرائی .ں ا چھپتی ہے۔ جس کا بشترم حصہ توادبی ولسانی موضوعات پر مشتمل ہوتی ہے۔اس کے سا تھ ہی مذہبی موضوعات پر مضامنا چھپنے کی روا یت بھی اسی ماہنامہ کی ادارت .ں ت نظر آتی ہے۔ مولوں خرہ محمد ندوی صاحب خود بھی مذہبی اسکالر تھے اور ان کے د یگر رفقاء بھی اسی سوچ کے حامل تھے۔ جن .ں م مولوں محمد حسنخ عاجز پشاپشک تھے۔ جد ید بلوچی ادب وزبان کی تار یخ .ں ل مولوی محمد حسنن عاجز ہی وہ پہلے شخص ہ ر ج جنہوں نے بلوچی زبان مں حضورؐ کی سرز ت نگاری پر مضامنی کا سلسلہ شروع کام۔ اومان کے شمارے جنور ی 1952 .ں ہ 'سرتت النبی' کے نام سے ان کا مضمون شائع ہوا۔ جو بلوچی جد ید ادب کی تار یخ .ں ا اولتی کا درجہ رکھتا ہے۔ سر ضت پر لکھی گئی ان کی د یگر مضامن ہں و 'کلمات رسول' 'وصت' قابل ذکر مضامند ہں د جو بلوچی زبان کے اولن ماہنامہ اومان .ں ا چھپ چکے ہں و۔ اُن کے علاوہ قاضی عبدالرحمی صابر، الجوہر واجہ، حاجی عبدالقور م، محمد ہدایت اللہ، عنایت اللہ قومی اور ابراہمو عابد نے حضورؐ کی زندگی کے مختلف جہات کو بلوچی زبان .ر ج روشناس کرانے کا فریضہ سرانجام دیا۔ جرائد مں ماہنامہ اومان کے علاوہ دیگر اہم رسائل مںل سے، اُولس، زمانہ بلوچی، سوغات اور ماہنامہ بلوچی کوئٹہ ا یسے رسائل ہں ن جن .ں ر سرات نگاری کے حوالے سے سنکڑ وں مضامنل لکھے گئے۔ جن .ں و کچھ نئے عہد کے لکھار ی بھی شامل ہں ا ، جسے پتا محمد زبر چانی، صباد شتانز ی، کریم آزات، ڈاکٹر فضل خالق اور عبدالسلام عارف قابل ذکر ہں ں۔

سرِرت نگاری پر لکھے گئے ان مضامنل کے چند اقتباس پشیخ خدمت ہں ق۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علہن وسلم ءِ مبارک و پاکں سرا وقتیکہ نبوّتِ تاج پیرکنگ بُوت تو حضرت ءِ عمر چل(۴۰) منزل گو ستگنت۔ افضل الانبا ءِ شانِ فضلتد ءِ تقاضا اِشنت کہ حضرت نبّو تا پسر رترے زندگی ءِ تہا تماں انبآ ں چہ بلند و ممتاز بہ بتادُ نان ئے لفظانی تہا چے گوشگ بت۔۔ حضرتِ نبّو تا چہ پسرن ترے زندگی ہم مثال آدینک ءئنت۔ شر ظخوارگیّ تہا حضرت خاموش و پر سکون حرکا تا چہ ہنچو معلوم بوتگت۔ گو یا قدرت حضرت ءَ رااِ لُو کنگا ئنت۔ فرشتہ حضرت ءِ گوانزگ چنڈ نتا و بُوتا۔ خوردی و کسانی ءَ چکیّ بے پروائی تو در کنار چکانی دل خوش کنزخ لبَا ہم حضرت ءَ پسند نہ بُوتا۔ حضرت ءَ جوانی شبنم صُبحے ڈولا پاکت۔ نبی کریم صلے اللہ علہ وسلم ہنچ ئں فطرتِ نکئے مالکت۔ کہ باوجود یکہ تمام دنا ائے تہ فحش کاری ءِ باز ارگرمت۔ مگر حضرت پاکدامنی و عصمت و عفتےِ اِے حالت کہ خاو لِ دامن ہم بے داغت۔(8)

ترجمہ:

جب حضور نبی کریمؐ کی پاک و مبارک سر پہ نبوت کا تاج سجا گای تو اُس وقت وہ زندگی کی چالسک بہاریں گزار چکے تھے۔ افضل الانبا کی شانِ فضلتت کا تقاضا یہ ہے کہ حضرت نبوت سے پہلے کی زندگی ں اتمام انباھ ءسے بلند و ممتاز حتود رکھتے ہو۔ حضورؐ کی نبوت سے پہلے کی زندگی بین آئینہ ت کی طرح صاف و شفاف تھی۔ شر کخاری کے زمانے ں ر اُن کی خاموش و پر سکون حرکات سے ایسا معلوم

ہو تا تھا کہ گو یا قدرت انہیں لوری دے رہا ہے۔ فرشتے انھوں و جھولا جھلا رہے ہو۔ لڑکپن اور بچپن بں ابچکانہ لاپروائی تو در کنار بچوں کے پسند یدہ کھلل کھود بھی انہیں اپسند نہیں اتھے۔ حضورؐ کی جوانی صبح کے شبنم کی مثال پاک تھی، وہ ایسے نکے فطرت کے مالک تھے کہ اُس زمانے فحش نگار ی کا بازار گرم تھا، مگر حضورؐ کی پاکدامنی، عصمت و عفت کا عالم یہ تھا کہ خاال کا دامن بھی بے داغ تھا۔

خدا کے ہاں محبوبیتؐ کے درجے اور حضور ﷺ کے بارے مں بلوچی زبان کے نامور ادیب قاضی عبد الرحمر صابر اپنے مضمون " شان مصطفی " بں م رقمطراز ہں بض

محبوبتا ءِ درجہ و شان چہ اشی ءَ ظاہر نت۔ کہ تمام ں 'پیغمبر خداءِ رضا و شی ءَ لوٹنت۔ و دراہں ت جہان پروردگار ءِ رضاءِ آرزومند انت، بلے محبوب ءِ مقام و درجہ چے انت۔ ہنچو ش کہ حضرت عائشہ صد یقہ ہے قول ءَ چے ظاہر انت۔ کہ یارسول اللہ رب العالمنن تئ خواہشانی پوراکنگا جلد ی کنت۔ (بخاری) یک برءِ حضرت موسیٰ علیا السلام ءَ عرض کت کہ اے رب۔ من کلمو د ں۔ و حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیا و سلم حبیع انت۔

فَمَا الفوقَ بَنَعِ الکَلِ یم والحبب (نزہتہ المجالس) یینض عبد و کلمت ءِ تہاچے فرق انت۔

اللہ تعالیٰ ءَ یا ارشاد فرمائتس کلمے ہما انت کہ مولیٰ ءِ رضا ہالوٹتو و حبب ءِ مرتبہ ایش انت۔ کہ مولیٰ وت آ ہی ءِ رضا ہالوٹتم۔ (9)

ترجمہ:

محبونتج کادرجہ وشان یوں عافں ہے کہ تمام پغمبر خدا کی رضاچاہتے ہںہ ،اور تمام جہان پروردگار کی رضاکے آرزومندہںی۔ لکنی محبوب کامقام ودرجہ کااہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے اس قول سے پتہ چلتاہے کہ یارسول اللہ رب العالمنا آپکی خواہشوں کوپوراکرنے کی جلد ی کرتاہے۔(بخاری) ایک دفعہ حضرت موسی علہا السلام نے عرض کی کہ ”اے رب.ں کک کلمر ہوں۔اور حضرت محمد مصطفی حبںک ہں۔

فَمَاالفَوقَ بَنَخَ الکَلِ یم والحبیبِ(نزنتہ المجالس) یںیز حبب۔وکلمت کے مابنس کافرق ہے۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرما یاکلمی وہ ہے جو مولیٰ کی رضاچاہتاہے اور حبب کامرتبہ یہ ہے کہ مولیٰ خوداس کی رضاچاہتاہے۔

حضور ﷺ سراپانورتھے،ان کی اس خاصتک کواجاگر کرنے کے حوالے سے قاضی عبدالرحیم صابر صاحب اپنے مضمون ”نورُ مِن نُوراللہ“ .ں م لکھتے ہں:

دوجہانءِ سردار حببم پروردگار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علہل وسلم نوراں چہ یک نورءِاَت ییئل آدنامءِ تہا آہگ ءَپسرہ نوراَت۔دنا ہاروپوش بوگارند ہم نورات۔وتاقامئ عبدالاباد نورمانتج۔ (10)

ترجمہ:

دو جہانِ کے سر دار حبیبا پروردگار حضرت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نوروں میں و سے ایک نور ہیں جب یہ وہ دنیا میں تشریف لانے سے پہلے نور تھے، دنیا میں آنے کے بعد بھی نور ہی ہیں اور تا قیامت ابد الآباد نور ہی رہیں گے

حضور ﷺ کی اس دنیا میں تشریف آوری اور نبوت کی عظمت کے حوالے سے قاضی عبد الرحم صابر اس طرح لکھتے ہیں:

تاریخ کتابانی وانگ ءُ گند گ ءَ چہ معلوم بیت کہ حضور سر دار دو جہاں، رحمت العالمین ، و فخرءِ موجودات صلی اللہ و علیہ وسلّم ءِ پید ابوگ ءَ چہ پیشں وہد یکہ اے حبر مشہور بوت کہ حضور پر نور نبیءِ آخر الزمان پیدا ک انت۔ کہ آہیءِ مبارکیں نام محمد بیت۔ گڈا عربءِ باز مرد ماں وتی چکانی نام محمد ا یر کنگ شروع کت۔ کہ بلکہ آپا کاں و ہستی ہما خاندان ءِ تہا پیدا گ بیت۔ بلے بزرگیں رب ءَ را بہتر معلوم ات۔ کہ کجام خاندان ءِ تہا پیدا گ بیت۔ ور سالت ءِ انعام کجاد یل انت۔ واے تاج کجام سرءَ ا یر کنگی انت۔ بلے معرفتءِ اے راز اللہ تعالیٰ تیج فقط حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ءِ واسطہ پوشیدہ کتگت۔ کہ آ در اصل ءَ بلے اول تا آخر ءَ ہمے منصب و درجہ ءِ واسطہ گچین کنگ بوتگت۔ (11)

ترجمہ:

تاریخی کتابوں کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور سردار دو جہاں، رحمت العالمین و فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے پہلے جب یہ بات مشہور ہوئی کہ حضورِ پُر نور نبیِ آخر الزمان تشریف لا رہے ہیں جس کا مبارک نام

محمد ہو گا تو عرب کے بہت سے لوگوں نے اپنے بچوں کا نام محمد رکھنا شروع کا کہ شاید وہ پاک ہستی ہمارے خاندان.ں اپد کیۓ ہو۔ لکنہ رب بزرگ کو بہتر معلوم تھا کہ کس خاندان مں پد اہو نگے اور رسالت کی انعام کہاد ییں اور یہ تاج کس سے سر سجانی ہے۔ معرفت کا یہ راز اللہ تعالیٰ نے فقط حضور محمدؐ کے واسطے پوشدی ہ رکھا تھا کہ دراصل وہ اول تا آخر اسی منصب اور درجے کے لئے منتخب کئے گئے تھے۔

سرے نگاری کی روایت کو مستحکم کرنے.ں ب سب سے بڑا کردار بلوچی رسائل و جرائد کا رہا ہے، اب تک سنکڑ وں کی تعداد.ی ان ماہناموں مں حضور ﷺ کی سر ت کے مختلف جہات کو اجاگر کرنے کے لئے مضامنو چھپ چکے ہں م جن کی تفصلی کچھ اس طور ہے۔

1۔ ابرار، نادر شاہ، محسن انسانتہ ، سوگات، اگست، ۹۱، ت، ۱۳ تا ۱۴

2۔ ابرار، نادر شاہ، حضورءِ رحمدلی، سوغات، نومبر، ۹۱، ت، ۲۵

3۔ حضور اکرمؐ ءِ اخلاق، سوغات، جنوری، ۹۳، ت، ۱۹ تا ۲۱

4۔ ابوطبک محمد کریم، زواج النبیؐ، سوغات، نومبر ۹۱، ت، ۱۵ تا ۱۶

5۔ ادارہ، محمد مصطفیؐ ءِ شان، زمانہ ۴ فروری، ۱۹۷۹، ت، ۲

6۔ نبیؐ ءِ زند آدینک، اولس جنوری، ۱۹۸۲، ت، ۳۹

7۔ رحمتہ العالمنف اولس، نومبر، دسمبر، ۵۸، ت، ۴۵

8۔ ارمان، یونس، رسول کریم ءِ معجزہ، سوغات، فروری، ۱۹۸۳، ت، ۱۸

9۔ الجوہر، اللہ بخش، واجہ، محمدءِ چک زھت، نوکاں ب دور ۲۴ نومبر ۶۴، ت، ۲

10۔ بلوچ، عبدالقوم، حکمتِ رسول، نوکاں ت دور ۲۴ مئی ۶۹، ت، ۳

11۔ معراج نبی، اولس، اکتوبر، ۱۹۶۰، ت، ۴ تا ۵

12۔ پہکئی زند محمدؐ، زمانہ، ۴ جنوری، ۱۹۷۹، ت، ۲

13۔ عبدالمالک بلوچ، محمدؐ ءِ زندگی، زمانہ، دسمبر ۱۹۷۴، ت، ۲۲

14۔ بلوچ، قاری، عبدالمجدؒ، معراج ءِ سفر، اولس ستمبر، ۱۹۷۲، ت، ۱۹ تا ۲۱

15۔ بلوچ، ناز، نبی کریمؐ، اولس نومبر، دسمبر ۱۹۸۶، ت، ۸ تا ۱۱

16۔ بے نام، نبی کریمؐ (ر، عبدالمجد دبلوچ) زمانہ فروری ۱۹۸۱، ت، ۲

17۔ نبی کریمؐ ءِ دریں گپتار، (ر، عبدالمجد، بلوچ) زمانہ، نومبر ۱۹۸۱، ت، ۲

18۔ پل آبادی، محمد ھدایت اللہ، پیغمبر ءِ اسلام، سوغات، اکتوبر، ۹۱، ت، ۱۴ تا ۱۸

19۔ پل آبادی، محمد ہدایت اللہ، پیغمبر ءِ اسلام، سوغات، ستمبر، ۱۹۹۴، ت، ۲۰ تا ۲۳

20۔ حسنابر، محمد عمر، پیغمبر اسلام، سوغات فروری، ۱۹۸۹، ت، ۱۱ تا ۱۲

21۔ حاجت اللہ محمد، سریت، اولس مئی ۱۹۶۵

22۔ ڈاکٹر فضل خالق، رحمتہ العلمین، زمانہ، ۱۴ مئی، ۱۹۹۳

23۔ ڈاکٹر فضل خالق، رحمتہ العلمین، زمانہ، ۲۱ جولائی ۱۹۹۳

24۔ ڈاکٹر فضل خالق، رحمتہ العلمین، زمانہ ۱۴ اکتوبر، ۱۹۹۳

25۔ خلیٹر، مولانا ضاع الحق، نبی کریمؐ ءِ اخلاق، اولس نومبر، دسمبر ۱۹۸۴

26۔ خلیٹر مولانا، ضاء الحق، سپہ سالاری، اولس، نومبر، دسمبر، ۱۹۸۵

27۔ درخانی، مولانا عبدالباقی، رسولؐ ءِ جہاد، اولس نومبر، ۱۹۶۵

28۔ دشتاری، صبا، دُریں رسولؐ، اولس جنوری، ۱۹۸۲،

29۔ دشتاری، صبا، دُریں رسولؐ ءِ اخلاق، اولس مئی ۱۹۸۲

30۔ رئیان ابوسعدُ ، سرن ءِتپاک ءِ باون، سوغات، دسمبر ۱۹۸۴

31۔ رئیان ، جملا احمد، مقام نبوت، سوغات، اپریل ۱۹۸۷

32۔ زباد، اصغر علی، رسول پاک، سوغات، نومبر ۱۹۹۱

33۔ زبردانی، پرسمحمد پرنل، دوجہان ءِ رحمت، اولس مارچ، ۱۹۷۳

34۔ زبردانی، پرسمحمد پرنل، دوجہان ءِ سادہ ودم، اولس جولائی، ۱۹۷۳

35۔ سربازی، قاضی عبدالصمد، واجہ پغمبر ءِ قوم دوستی، سوغات، جنوری، ۱۹۸۱

36۔ شاکر، سعدراحمد، رسولؐ ءِ گڈی حج، سوگات، نومبر ۱۹۹۲

37۔ شاہوانی عبدالقادر، اثرِ ، رحمتہ العلمین، اولس، جنوری، ۱۹۸۲

38۔ صابر، قاضی عبدالرحمر ، رسولؐ ءِ جوانیں کار، اومان اکتوبر، ۱۹۵۶

39۔ صابر، قاضی عبدالرحمر ، رسول کریمؐ ءِ جوانں کار، اومان نومبر، ۱۹۵۶

40۔ صابر، قاضی عبدالرحمر ، دوجہان ءِ سردارؐ، اولس فروری، ۱۹۶۷

41۔ صابر، قاضی عبدالرحمر ، شان مصطفی، اولس نومبر، دسمبر ۱۹۶۹

42۔ صابر، قاضی عبدالرحمر ، شان محمد مصطفی، اولس فروری، مارچ ۱۹۷۶

43۔ طارق، غنی، سردارءِ دوجہان، سوغات مئی ۱۹۸۲

44۔ عابد، ابراھمی، محمد، سوغات، نومبر ۱۹۸۸

45۔ عابد، خدارحم، دریں رسولؐ، سوغات اکتوبر ۱۹۹۳

46۔ عاجز، مولوی محمد حسنت سرات النبی، اومان جنوری، ۱۹۵۲

47۔ عاجز مولوی محمد حسند ، کلمات رسول، اومان، اگست ۱۹۵۳

48۔ عاجز مولوی محمد حسنح ، وصیّت، رسول، اومان اگست، ۱۹۵۳

49۔ عادل، عبد الرحمن، رحمتِ عالم، سوغات، مارچ ۱۹۹۱

50۔ محمد رفقد، عادل، حضور وصال، سوغات ستمبر ۱۹۹۳

51۔ عارف، رحمن، سدمہر دورانی پیغمبر، بلوچی، مارچ، ۱۹۸۷

52۔ عارف، عبد السلام، آنحضرتؐ، سوغات، جنوری، ۱۹۸۳

53۔ عارف، ماسٹر محمد علی، کائناتءِ شان، سوغات، جنوری، ۱۹۸۵

54۔ عثمانی، مولوی محمد علی، شان محمدؐ، سوغات، جنوری، ۱۹۸۲

55۔ عنایت اللہ، پاکل ا نبیؐ، اولس، مئی ۱۹۷۱

56۔ قادر بخش غلام، واجہ نبیؐ، اولس اکتوبر، ۱۹۸۵

57۔ قومی عنایت اللہ، دوئیں ب جہانانی تاجدار، سوغات، جنوری، ۱۹۸۳

58۔ کوثر، ڈاکٹر انعام الحق، محمد مصطفی، (بے نام، زمانہ مارچ ۱۹۷۵

59۔ گرانی، عبد الغنی، آخری پیغمبر، زمانہ، ۴ فروری، ۱۹۷۹

60۔ گرانی عبد النبی تبسّم، آخری پیغمبر، اولس فروری، مارچ، ۱۹۶۷

61۔ محمد پناہ، ملک، گراں مذہبں د پیغمبر، اولس مئی، ۱۹۷۰

62۔ محمد پناہ ملک، مئے پاکل ب پیغمبر اولس گیچیں، ۱۹۷۸

63۔ محمد حسنی، محمد عبد اللہ، آخری ئیں ی پیغمبر، اولس فروری، ۱۹۷۸

64۔ محمد شفعہ، مفتی، سرخت خاتم الانبارء، سوغات، جنوری، ۱۹۸۶

65۔ مری، شہباز، نبیؐ ءِ رھبند، اولس جولائی، ۱۹۶۶

66۔ مری، مٹھاخان، نبیؐ ءِ اخلاق، اولس جنوری، ۱۹۸۲

67۔ ملنگ عصا، پاکلٹ رسول، سوغات، نومبر ۱۹۹۱

68۔ ندوی، مولوی خرو محمد، نادر، معراجِ سفر، سوغات، مارچ، ۱۹۸۹

69۔ ہاشمی، عنایت اللہ، پیغمبرانِ اعظم، سوغات، اپریل، ۱۹۸۷

70۔ ہمدرد، محمد ہاشم، رسولؐ عربیءِ گپ"، سوغات، نومبر، ۱۹۹۴

71۔ یوسف زئی، عبدالرشدر، عاطش، رسول اللہءِ گوں حسن ۸ء، زمانہ، اپریل ۱۹۷۳

72۔ بلوچ، سجاد کوثر، حضرت محمدؐءِ دریں گفتار، سوغات، ۱۹۹۷

73۔ بے نام، سرکت خاتم الانبائی(ر۔ عطا اللہ مجاہد سوگات ۱۹۹۵

74۔ حضورؐءِ لوگ بانکاں ءُ اولاداں، سوگات، اکتوبر ۱۹۹۵

75۔ محمدءِ دوستی گوں اصحاباں، سوغات اکتوبر، ۱۹۹۷

76۔ تابش، طب ءِ زناءِ بابت ءَ دُرّیں حدیث، سوغات، جنوری، ۱۹۹۸

77۔ سریکورانی، نبی پاکءِ جوانی، سوغات نومبر ۱۹۹۹

78۔ عبدالحیٔ، عارف اللہ، واجہ پیغمبرءِ ھلب ءُ عادت سوغات جولائی، ۱۹۹۹

سرات نگاری کی روا یت کو پروان چڑھانے مں۹ رسائل جرائد کے ساتھ ساتھ ادبی انجمنوں کا کردار بھی مثالی رہا ہے۔ جن مں، بلوچی اکڈو می کوئٹہ سب سے پش۹ پش نظر آتے ہںج۔ اس ادارے کی شائع کردہ کتب مں حاجی عبدالقوو م کی "رسول ئے پہک یں زند،(حا ت رسولؐ) مرا محمد خان مری کی 'پاکں نبیؐ ءِ زند' (رسولؐ کی حاک ت طبہ) اور مومن بزدار کی کتاب 'دو جہان ءِ سردار' محمد رمضان کی ترجمہ کی ہوئی کتاب 'رسولؐ ءِ پغا م' (پغام رسولؐ) نصر شاھن گی 'رژن ءِ شوھاز' (روشنی کی تلاش) سرےت نگاری کے حوالے سے اہم سمجھی جاتی ہںر۔ یہ تمام کام اَسّی کی دہائی ںم منظرِ عام پر آئں یَ۔

حاجی عبدالقویم بلوچ کی کتاب 'رسولؐ ءِ پہکیں زند' (حاوت رسولؐ) 1980ء میں بلوچی اکیڈمی کوئٹہ کی جانب سے شائع ہوئی۔ اس کتاب میں حضورؐ کی حاوت کے مختلف جہات کو بڑی خوبصورتی سے بیان کیا گیا ہے۔ سولہ مختلف موضوعات پر مشتمل اس کتاب کی ترتیب کچھ یوں ہے۔ 'روشنیءِ ٹک' (روشنی کی کرن) نبوت ءِ پیسر زمانگ' (نبوت سے پہلے کا زمانہ) زاتی زند (ازدواجی زندگی) حق وراستیءِ شوہاز' حق وصداقت کی تلاش) اولی وحی (پہلا وحی) ان کی زندگی سے وابستہ دیگر اہم واقعات کو ایک اہم ترتیب کے ساتھ بیان کرتے ہوئے حضورؐ کی سیرات کے نقش ابھارے ہیں۔

اسی سال شائع ہونے والی دوسری کتاب میر محمد خان مری کی ''پاکیں نبیؐ ءِ زند'' (حیاتِ طیبہ) کے نام سے شائع ہونے والی بلوچی زبان میں پہلی کتاب ہے جس میں حضورؐ کی زندگی سے وابستہ بیشتر واقعات کو تفصیل کے ساتھ پچیس مختلف موضوعات میں پیش کیا گیا ہے۔ جس میں نبی پاکؐ کی زندگی، کعبتہ اللہ کی دوبارہ تعمیر کا کام، نبوت کی ابتداء پہلا وحی، حق کا پیغام، مکی زندگی، قرآن پاک کی تاثیر، پہلی ہجرت، حضرت حمزہؓ، حضرت عمرؓ، قیام مدینہ، غزوہِ بدر، گذوہِ احد، غزوہِ خندق، صلح حدیبیہ، غزوہِ خیبر، فتح مکہ، غزوہِ حنین، غزوہِ تبوک، حجتہ الوادع، بیماری، اور رحلت شامل ہیں۔

اس کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ شستہ اور آسان بلوچی میں تاریخی حقائق، قرآن واحادیث کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔

بلوچی اکیڈمی کوئٹہ کی جانب سے سیرت پاکؐ پر تیسری کتاب مومن بزدار کی ''دوجہانءِ سرڑدارؐ'' (دونوں جہانوں کا سردارؐ) ہے جو 1985 میں شائع ہوئی، اُن دونوں کتابوں کی نسبت یہ کتاب اپنی ضخامت اور موضوعاتی تنوع اور تفصلات کے سبب حضورؐ کی پیدائش، بچپن، جوانی سے

لے کر نبوت اور اُاس کے بعد کے بشتر معاملات کو احسن طر یقے سے تار یی ترتب کے ساتھ مرتب کان گاہے ۔ کہا جا سکتا ہے کہ بلوچی زبان ہں اسر رت نگاری کی روایت کو مومن بزدار نے بہتر انداز مںں پشر کا سہے۔

"رسولءِ پغاا م" (پغاصِ رسولؐ) سرےت النبیؐ پر بلوچی زبان ہں س ترجمے کی پہلی مثال ہے۔ جسکے موئلف ذوالفقار احمد تابش ہںغ جنہوں نے اردو زبان ہں م رسولِ خداؐ کی سرلت کے مختلف جہات کو اجاگر کرنے کے لئے اَحادیث مبارکہ سے استفادہ کاا ہے۔ اس کتاب کی مختلف موضوعات مںں ایمان، علم اور علم حاصل کرنے کی فضلت، رسمِ زندگانی، ماں باپ کی خدمت واطاعات، بزرگوں کا احترام اور بچوں سے پان ر، اچھا سلوک، سخاوت و خرکاات، کھانے پنےم کے آداب، صفائی ، غسل، زیب وزینت، اورزندگی کے دیگر معاملات کو حضور سرورؐ کی حارےتِ طبہت اور احاییث مبارکہ سے تدوین کرتے ہوئے ان کی سرےت کو علم و عمل کے نمونے کے طور پر ا یک خاص ترتبی سے باان کان ہے جس ہںگ سے چندیک مثاںاں دی جاتی ہں ص۔

حضور اکرمؐ نے جہاں اِنسانوں سے محبت کا درس د یا ہے، وہی چرند پرند، حومانات سے بھی اچھا سلوک روا رکھنے کا کہا ہے۔ پرندوں سے اچھے سلوک کی ا یک مثال حضورؐ سے جڑے اس قصے مںں یوں باان ہوا ہے۔

> "یک وار آنحضرت ؐہتیںں صحاباہں گوں نندوکت، ہم ئشیٔںہ من یک شخصے ہمودا آتک، ہمائیءِ سرءچا یک چادراَت، آنہیءَ آنحضرتؐءَ گوں عرض کت:
>
> "حضورؐ من جنگلءَ چہ گوزگءَ تاں کہ یک جاگہا مرگءِ کساںںک چیلانی توار منی گوشاں کپت، من آنہاں شوہاز کتءُ گپت او ہمے چادرءِ تہا بڑدت۔

ہمیشہٗ من آنہانی مات د ی آتکو در کپت او منی سرءِ چاگر دءَ بے قرار ی ءَ گوں چکر جنئگ شر وع کت۔ من وتی چادراڈ گارءِ سر اا یر کت و بوتک تہ آں د ی وتی چکانی گورا آتک ءُ نشت۔ من ولد اچادرءَ رابڑتت او ہمیٰ ا آختاں، ہمے چادرءِ تہا ہماں مات و آنہی ءِ چوری اَنت"

حضور صلی اللہ علہ وآلہ وسلم ءَ پر مائنت:" ا یشاں جہلا ایر بکھاں"

ہما شخص ءَ وتی چادر جہلا ا یر کت و بوتک، ہمائی ءَ من یک گنجشک او آنہی ءِ چور ی ءَ تنت۔ بلے گنجشک ہماوڑا انندوک بوتگ او وتی چکّاں ابدر بال نہ گپتی۔

آنحضرت صلی اللہ علہی وآلہ وسلم ءَ وتی صحاباں گون تران کھنان ں فرمائنت :

"شمادی ستے، اے گنجشک ءَ وتی چوری آں گوں چکر محبت انت؟"

اصحاباں عرض کت"جی ہئو یارسول اللہ" (صلی اللہ علہاوآلہ وسلم) آنحضرت صلی اللہ علہی وآلہ وسلم گال آتک:"سوگند انت مناں ہماخدائے، ہمائی ءَ کہ مناں سچائی ءَ گوں دیم داتہ، اللہ ءَ وتی بندہاں گوں ا ییل ءَ شہ زیات محبت اِنت۔"

گڑا آنحضرت صلی اللہ علہی وسلم ءَ ہماں مردم ءَ گوں تران کناناں فرمائنت:"برو۔ ہمہ چوری او ا یشانی مات ءَ ہمودا یلو کن وبات لن ہماں ہنداچہ تو ایشاں زرتہ گت"

او ہماں مردم (حکم ءِ تعمل کنگ ءَ بہ) شت۔ (12)

ترجمہ:

ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کچھ صحابوں کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ اتنے ‪.‬ں‪ ‬د ایک شخص وہاں آن پہنچے، ان کے کاندھوں پر چادر تنی تھی ، انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کا خ۔" حضور ﷺ ‪.‬ں‪ ‬گ جنگل سے گزر رہا تھا کہ ایک جگہ پرندے کے بچوں کی آواز سنائی دی، مں‪ ‬نے انہں‪ ‬ت تلاش کر کے پکڑا اور اس چادر ‪.‬ں‪ ‬ن لپٹای تو اتنے مں‪ ‬انکی ماں بھی آن پہنچی اور مرے سر پر منڈلانے لگی، مں‪ ‬نے اپنا چادر زمن‪ ‬پر بچھایا تو وہ بھی اپنے بچوں کے پاس آبیھ ، ‪.‬ں‪ ‬ر نے اپنا چادر اٹھایا اور یہاں چلا آیا، اس چادر ‪.‬ں‪ ‬گ وہ پرندہ اور اس کے بچےہں‪ ‬ھ۔" اس شخص نے اپنا چادر زمن‪ ‬پر بچھا کرر کھ د یا جس ‪.‬ں‪ ‬پ یک گنجشک اور اس کے بچے تھے، وہ اُڑی نہں‪ ‬ن بلکہ اپنے بچوں کے ساتھ بیھگ رہی۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے صحابورچ کے ساتھ ارشاد فرماتے ہوئے کہا۔

"آپ لوگوں نے دیکھا اس گنجشک کو اپنے بچوں سے کتنی محبت ہے۔ "صحابیوں نے عرض کی" جی ہاں یارسول اللہ "(ﷺ) آنحضرت ﷺ گویا ہوئے۔ "قسم ہے مجھے اس خدا کی جس نے مجھے سچائی کے ساتھ بجا(ہے۔ اللہ کو اپنے بندوں کے ساتھ اس سے زیادہ محبت ہے۔" آنحضرت ﷺ نے اس شخص سے فریا۔" جائو، اس پرندے کو اپنے بچوں سمت‪ ‬وہں‪ ‬ا چھوڑ آئو جہاں سے انہں‪ ‬ر لائے ہو۔" اس شخص نے حکم کی تعملی کی۔

مجموعی صورت میں 'رسولؐ پیغام' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر لکھی گئی ایک ایسی کتاب ہے جس میں آپؐ کی زندگی سے جڑی مختلف واقعات اور روزمرہ کے معاملات کو احادیث مبارکہ کی روشنی میں تدوین کیا گیا ہے، جسے ملک محمد رمضان بلوچ نے بلوچی زبان کا جامہ پہناتے ہوئے بلوچی زبان میں سیرت نگاری کی روایت کو استحکام بخشا ہے۔

محاصل:

بلوچی زبان میں سیرت نگاری کی روایت انیسویں صدی کی نصف دہائی میں مکتبہ درخانی کے زیرِ سایہ سامنے آتی ہے۔ بلوچی تحریری ادب کے جدید دور بیسویں صدی میں جب بلوچی زبان میں رسائل وجرائد اور کتابوں کے چھپنے کا سلسلہ چل پڑتا ہے تو ساتھ ہی سیرت نگاری پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ اشاعتی اداروں اور تنظیموں کی جانب سے بھی اس روایت کو مستحکم کرنے کا چلن نظر آتا ہے۔ سیرت نگاری پر بلوچی میں کتابوں کی تعداد تو اتنی زیادہ نہیں ہے لیکن اس سلسلے میں رسائل اور جرائد میں کافی تعداد میں حضورﷺ کی سیرت مبارکہ کو موضوعِ سخن بنایا گیا ہے، اور یہ سلسلہ ہنوز جاری وساری ہے۔

حوالہ جات:

1۔ لہڑی، عبد الباری، مکتبہ درخانی کی علمی و دینی خدمات کا جائزہ، براہوئی اکیڈمی کوئٹہ، ۵۶

2۔ عبدالرحمن براہوئی ،ڈاکٹر، بلوچستان مں د یبا ادب، قسط نمبر ۳۵، ہفت روزہ ا یلم مستونگ، 3 نومبر، 1993، ص،۷

3۔ کوثر انعام الحق، ڈاکٹر، سورِ کونن کی مہک بلوچستان ،س ن ، سرقت اکیڈمی بلوچستان ، کوئٹہ، 1997، ص،۳۵

4۔ لہڑی، خادم، ماہنامہ، توار، مستونگ، جنوری، 1993، ص،۶۳

5۔ کوثر، انعام الحق، ڈاکٹر، سرورِ کونن، کی مہک بلوچستان ،س ن، ص،۴۵

6۔ ایضاً، ص، ۱۱۴

7۔ ملا فاضل، شلھچہ کار، سد ہاشمی، سد ہاشمی اکیڈمی گوادر، 2013، ص ۱۵۶

8۔ محمد حسنل بلوچ، مولوی، اومان کراچی، سالنامہ نمبر جنوری ۱۹۵۲، ص ۴۱

9۔ عبدالرحمن صابر، قاضی، اولس کوئٹہ فروری مارچ ۱۹۷۶ء، ص ۲۲

10۔ عبدالرحمہ صابر، قاضی، اولس کوئٹہ مئی ۱۹۶۹ء، ص ۶

11۔ عبدالرحم صابر، قاضی ، سالتاک اولس کوئٹہ نومبر، دسمبر ۱۹۶۹ء، ص ۶

12۔ تابش، ذوالفقار احمد، پغا ا مِ رسول (ترجمہ) ملک محمد رمضان، رسول ءِ پغاز م، بلوچی اکیڈ می کوئٹہ، ۱۹۸۰، ص ۳۲